1

Research Paper 8

12 ربیع الاول 1434ھ

25 January 2013

بسم الله الرحمن الرحيم والصلوة والسلام على رسول الله و على ازواجه و اله واصحابه اجمعين الى يوم الدين

مُکمل نمازِ مُحمّدی ﷺ (صحیح الاَسناد اَحادیث کی روشنی میں)

[..........وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.......... صحیح بُخاری: 631]

[اور نماز اُس طرح پڑھو جس طرح مجھ (مُحمّد ﷺ) کو پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو]

میرے مسلمان بھائیو! شیطانی وسوسوں کے باوجود اپنی موت سے پہلے پہلے صرف ایک مرتبہ اِس تحریر کو اوّل تا آخر لازمی، لازمی، لازمی پڑھ لیں!

اَللّٰہ ﷻ کے محبوب، ہمارے نہایت ہی شفیق آقا، اِمامِ اَعظم، اِمامِ کائنات، سید الاولین والاخرین، اِمامُ و خاتمُ الانبیاء و المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، سیّدنا مُحمّد رسولُ اللہ ﷺ کی مکمل نمازِ مُحمّدی ﷺ: "تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک" صحیح حالت میں کتبِ اَحادیث میں محفوظ اور ہمارے عمل کیلئے بالکل آسان ہے۔

نوٹ: یہ تحریر صِرف اُنھی کتب سے "تقریباً 140 صحیح الاسناد اَحادیث کی روشنی میں" ہے جن کے مستند ہونے پہ برصغیر پاک وہند میں "اہلِسُنّت کا دعویٰ کرنیوالے" تینوں مسالک:

(I) بریلوی، (II) دیوبندی، اور (III) سلفی (اہلِ حدیث) نہ صرف متفق ہیں بلکہ اِن کتب کے ہر مسلک کے الگ الگ اُردو زبان میں تراجم بھی بازار میں باآسانی دستیاب ہیں۔

نوٹ: اِس اَہم تحریر میں مُرشدِکامل، اِمامُ الانبیاء والمُرسلین ﷺ کی تمام صحیح الاسناد اَحادیث کے نمبر زعلمائے حرمین اور بیروت کی "اِنٹرنیشنل نمبرنگ" کے عین مطابق ہیں۔

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا "واحد سُنّت طریقہ" [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود "صحیح اَحادیث" کی روشنی میں]

(I) **ترجمہ صحیح حدیث:** ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں تکبیر (اَللّٰہُ أَکْبَر) کہا کرتے تھے خواہ فرض ہوں یا نفل، رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع سے سراُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہتے، پھر سجدے کیلئے جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر سجدے سے سراُٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر دوسرے سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے، پھر دوسرے سجدے سے سراُٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر دو رکعات کے بعد والے تشہد سے اُٹھتے تو تکبیر کہتے، پھر آپ تمام رکعتوں میں اسی طرح تکبیر کہتے یہاں تک کے نماز سے فارغ ہوجاتے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے: "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ رسولُ اللہ ﷺ کی نماز سے مطابقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کے دُنیا سے تشریف لے گئے۔"

نوٹ: یہ حدیث "تکبیرات کا بیان" والے باب میں ہے، اسی لئے اِس میں پہلی تکبیر کے ساتھ بھی ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہیں ہے: [صحیح بُخاری: 803، صحیح مُسلم: 867]

نوٹ: بنواُمیہ کے شریر گورنروں نے جب بلند تکبیر کہنے کی سنت چھوڑ دی تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث پہ قسم کھائی: [صحیح بُخاری: 784 تا 789، صحیح مُسلم: 867 تا 873]

(II) **ترجمہ صحیح حدیث:** دوسرے خلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پوتے سالم بن عبداللہ تابعی رحمہ اللہ اپنے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل فرماتے ہیں: "میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر (اَللّٰہُ أَکْبَر) کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے)۔ اور جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے تو یہی (رفع الیدین کا) عمل کرتے۔ اور جب رکوع سے سراُٹھاتے تو بھی یہی (رفع الیدین کا) عمل کرتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہتے تھے۔ اور سجدوں میں (رفع الیدین کا) یہ عمل نہیں کرتے تھے۔"

[صحیح بُخاری: 735، صحیح مُسلم: 861، جامع ترمذی: 255 اور 256، سُنن ابی داؤد: 722، سُنن نسائی: 879، سُنن ابن ماجہ: 858]

نوٹ: اِمام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (المُتوفی - 279ھ) لکھتے ہیں: "حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہ "حسن صحیح" ہے ------ اور (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جو شخص نماز میں ہاتھ اُٹھاتا (رفع الیدین کرتا) ہے تو اُسکی (اوپر بیان کی گئی) حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہ ثابت ہے جسے زُہری نے بواسطہ سالم اُن کے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث (جامع ترمذی: 257) ثابت ہی نہیں ہے کہ نبی ﷺ صِرف نماز کے آغاز میں ہی ہاتھ اُٹھاتے تھے۔" [جامع ترمذی: حدیث 256 کے تحت]

نوٹ: اِمام ابوداوٗد رحمہ اللہ (المُتوفی - 275ھ) نے بھی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اِسی حدیث پہ لکھا: "یہ حدیث اِن الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں۔" [سُنن ابی داؤد: حدیث 748 کے تحت]

نوٹ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جس شخص کو دیکھتے کہ وہ (سُستی کی وجہ سے) رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد "رفع الیدین" نہیں کرتا تو اُسے کنکریاں مارا کرتے تھے: [جز رفعُ الیدین: 15]

(III) **ترجمہ صحیح حدیث:** چوتھے خلیفہ سیدنا مولیٰ (محبوب) علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "رسولُ اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) اور قراءت ختم کر کے رکوع میں جاتے ہوئے بھی یہی عمل کرتے۔ اور رکوع سے اُٹھ کر بھی یہی عمل کرتے۔ مگر بیٹھنے کی حالت (جلسہ وتشہد) میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔ اور جب سجدتین (دو رکعتیں) پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور تکبیر کہتے تھے۔" [جامع ترمذی: 3423، سُنن ابن ماجہ: 864]

نوٹ: سجدوں میں "رفع الیدین" کرنے والی حدیث کی سَند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ عمل ثابت ہے لہٰذا بدعت نہیں: [جز رفعُ الیدین: 105]

(IV) **ترجمہ صحیح حدیث:** محمد بن عمرو تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے: "میں نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو 10 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان، جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہتے ہوئے

سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ اُنھوں نے کہا اچھا بیان کرو! پھر سیدنا ابوحمید ؓ نے بیان کیا : رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اَپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے، پھر تکبیر کہتے، پھر قراءت کرتے، پھر تکبیر کہہ کر ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور اَپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ دیتے گویا کہ اُنھیں پکڑا ہو، ہاتھوں کو کمان کی طرح تان کر پہلوؤں سے دور رکھتے، کمر سیدھی کرتے نہ تو سر کو جھکاتے اور نہ ہی بلند کرتے، پھر سر اُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ کر اَپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھاتے اور اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہو جاتے، پھر تکبیر کہہ کر زمین کی طرف جھکتے، سجدہ میں ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھتے، اَپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے، ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے اور رانوں کو پیٹ کے ساتھ نہ لگنے دیتے، پاؤں کی اُنگلیاں (قبلہ کی طرف) کھولتے، پھر سر اُٹھاتے، بائیں پاؤں کو موڑتے اور اُس پر بیٹھ جاتے اور اِس قدر اطمینان سے (جلسہ میں) بیٹھتے کہ ہر ہڈی اَپنی جگہ پر آ جاتی، پھر سجدہ کرتے، پھر تکبیر کہہ کر اُٹھتے، بایاں پاؤں موڑ کر اِس پر بیٹھتے اور اِس قدر اطمینان سے (جلسہ استراحت میں) بیٹھے رہتے کہ ہر ہڈی اَپنی جگہ پر آ جاتی، پھر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت اِسی طرح مکمل فرماتے، پھر جب دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر اَپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے جیسا کہ نماز کے شروع کرتے وقت کیا تھا، پھر آپ ﷺ اَپنی باقی نماز میں بھی اَیسا ہی کرتے حتیٰ کہ جب آخری سجدہ ہوتا کہ جسکے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو آپ ﷺ **تورّک** کرتے (یعنی اَپنے بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے سے باہر نکال کر بائیں سرین (کولہے) پر بیٹھ جاتے، اور دائیں پاؤں کے پنجے کو قبلہ رُخ کر لیتے)، دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور شہادت کی اُنگلی سے اِشارہ فرماتے، اور پھر سلام پھیرتے تھے۔ اُن سب (10 صحابہ کرام ؓ) نے کہا تم نے بالکل سچ بتایا، آپ ﷺ اِسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

نوٹ : اِمام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (المُتوفّٰی - 279 ھ) لکھتے ہیں : ''یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔'' : [جامع ترمذی : 304 ، سُنن ابی داؤد : 730 اور 734، سُنن ابن ماجہ : 1061]

نوٹ : ''کیمیائے سعادت'' میں اِمام محمد غزالی رحمہ اللہ (المُتوفّٰی - 505ھ) نے اور ''غنیۃُ الطالبین'' میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (المُتوفّٰی - 561ھ) نے بھی نماز کا یہی طریقہ لکھا ہے۔

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا ''سُنّت قیام'' [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود ''صحیح اَحادیث'' کی روشنی میں]

1. رسول اللہ ﷺ اَپنی نماز تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر شروع فرماتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) : [صحیح بُخاری : 735 ، صحیح مُسلم : 861]

نوٹ : رسول اللہ ﷺ کا نماز کی اِبتدا میں ہاتھوں سے کانوں کا پکڑنا یا چھونا ثابت نہیں۔ مگر کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا (یعنی رفع یدین کرنا) ضرور ثابت ہے : [صحیح مُسلم : 865]

2. رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے میں (آپ ﷺ کی طرف سے) لوگوں کو اِس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ وہ (قیام) نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔ اور خود آپ ﷺ بھی نماز میں اَپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی، کلائی اور ساعد پر رکھا کرتے تھے : [صحیح بُخاری : 740 ، الموطاء لِلمالک : 377 ، 159/1 ، صحیح مُسلم : 896 ، سُنن نسائی : 890]

نوٹ : کہنی کے سرے سے درمیانی اُنگلی کے سرے تک کا حصہ ''ذراع'' اور کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ ''ساعد'' کہلاتا ہے : [عربی ڈکشنری القاموس : صفحہ نمبر 568 اور 769]

نوٹ : دائیں ہاتھ کو، بائیں ہاتھ کی پوری ذراع (ہتھیلی، کلائی اور ہتھیلی سے کہنی تک) پر رکھا جائے تو خود بخود ناف سے اوپر ''سینے کے درمیانی حصّہ'' تک آ جاتا ہے اور یہی بات صحیح حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ سیدنا ہلب طائی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اَپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھا کرتے تھے : [مُسند احمد : 22017 ، 226/5]

نوٹ : ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث کی سَند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی کو خود اِمام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ضعیف لکھا، اور اُسکے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں : [سُنن ابی داؤد : 756]

نوٹ : قیام میں ''ہاتھ چھوڑنے'' والی حدیث کی سَند میں خصیب بن جحدر جھوٹا راوی ہے، اَلبتہ سیدنا ابن زبیر ؓ سے یہ عمل ثابت ہے لہٰذا بدعت نہیں: [المُصنف لابن ابی شیبۃ : 3950]

3. رسول اللہ ﷺ تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھنے کا حکم فرماتے: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيۡرُكَ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! تو پاک ہے، اور تیری تعریف کے ساتھ، تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔﴾ [صحیح مُسلم : 892 ، جامع ترمذی : 242 ، سُنن نسائی : 1137]

نوٹ : رسول اللہ ﷺ سے ثابت یہ دُعا بھی پڑھ سکتے ہیں : اَللّٰهُمَّ بَاعِدۡ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدۡتَ .... [صحیح بُخاری : 744 ، صحیح مُسلم : 1354]

4. رسول اللہ ﷺ ثناء پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے : اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡعَلِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ مِنۡ هَمۡزِهٖ وَنَفۡخِهٖ وَنَفۡثِهٖ ﴿ اللہ ﷻ سمیع علیم کی پناہ مانگتا ہوں میں، شیطان مردود کے وسوسہ (دِلانے) سے، اور تکبر (پہ آمادہ کرنے) سے، اور پھونکوں (کے ذریعہ جادو کر دینے) سے۔﴾ : [سُنن ابی داؤد : 775]

نوٹ : صِرف اِتنی دُعا پڑھ لینا بھی بالکل صحیح ہے : اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ [صحیح بُخاری : 6115 ، صحیح مُسلم : 6646]

5. رسول اللہ ﷺ اِسکے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿ اللہ ﷻ کے نام کے ساتھ (شروع) جو رحمٰن اور رحیم ہے۔﴾ : [سُنن نسائی: 906]

نوٹ : کثرتِ دلائل کی رو سے راجح قول یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ سراً (یعنی آہستہ آواز میں) ہی پڑھتے تھے : [صحیح مُسلم : 890]

6. رسول اللہ ﷺ اِسکے بعد ''سورۃُ الفاتحہ'' کی تلاوت فرمایا کرتے تھے : اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝

﴿ اللہ ﷻ رب العالمین کیلئے سب حمد و ثنا ہے۔ جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یوم جزا کا مالک ہے۔ (اَے اللہ ﷻ !) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دِکھا ہمیں سیدھا راستہ۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہیں۔﴾ : [صحیح بُخاری : 743 ، صحیح مُسلم : 892]

نوٹ : رسول اللہ ﷺ ''سورۃُ الفاتحہ'' ٹھہر ٹھہر کر (یعنی تھوڑے وقفے سے الگ الگ) پڑھتے تھے، اور ہر آیت پر وقف بھی فرمایا کرتے تھے : [مُسند احمد : 26513 ، 288/6]

نوٹ : رسولُ اللہ ﷺ تاکیداً اِرشاد فرماتے: ''جوشخص ''سورۃُ الفاتحہ'' نہیں پڑھتا اُسکی نماز نہیں ہوتی''۔ مزید یہ بھی فرماتے : ''اِمام کے پیچھے قراءت مت کیا کروسوائے ''سورۃُ الفاتحہ'' کے کیونکہ جو ''سورۃُ الفاتحہ'' نہیں پڑھتا اُسکی نماز ہی نہیں ہوتی : [صحیح بُخاری : 756 ، صحیح مُسلم : 874 ، جامع ترمذی : 311 ، سُنن ابی داؤد : 823 اور 824]

نوٹ : رسولُ اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نمازِ باجماعت میں اِمام کے پیچھے مقتدی کو بھی آہستہ آواز میں صرف ''سورۃُ الفاتحہ'' پڑھنے کا حکم دیا کرتے : [صحیح مُسلم : 878]

7 رسولُ اللہ ﷺ ''سورۃُ الفاتحہ'' پڑھنے کے بعد جہراً (اونچی قراءت والی) نماز میں ''آمین'' بھی اونچی آواز سے کہتے تھے : [سُنن ابی داؤد : 932 اور 933 ، سُنن نسائی : 880]

نوٹ : جہری نمازوں میں سراً (آہستہ) ''آمین'' کہنے کی حدیث کے اضطراب کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے خوب واضح فرما کر ''آمین'' جہراً (اونچی) کہنے کو راجح کہا : [جامع ترمذی : 248]

نوٹ : سراً (آہستہ آواز والی) نمازوں میں ''آمین'' سراً (آہستہ) کہنے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، اور اجماع حجت ہے : [النساء : 115] ، [المُستدرک لِلحاکم : 399]

8 رسولُ اللہ ﷺ سورت سے پہلے یہ دُعا پڑھتے : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ اللہ ﷻ کے نام کے ساتھ (شروع) جو رحمٰن اور رحیم ہے۔﴾ : [صحیح مُسلم : 894]

9 رسولُ اللہ ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورۃُ الفاتحہ کے ساتھ اور سورت بھی یا قرآن کا کچھ حصّہ پڑھتے تھے : [صحیح بُخاری : 762 ، صحیح مُسلم : 1013 ، سُنن ابی داؤد : 859]

نوٹ : رسولُ اللہ ﷺ آخری دو رکعتوں میں صِرف سورۃُ الفاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ساتھ کوئی سورت بھی ملا لیتے تھے : [صحیح بُخاری : 776 ، صحیح مُسلم : 1013 اور 1014]

10 رسولُ اللہ ﷺ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ''سکتہ'' (یعنی کچھ دیر تک کیلئے وقفہ) بھی فرمایا کرتے تھے : [سُنن ابی داؤد : 777 اور 778 ، سُنن ابن ماجہ : 845]

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا ''سُنّت رکوع'' [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود ''صحیح اَحادیث'' کی روشنی میں]

11 رسولُ اللہ ﷺ رکوع کیلئے تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اور کبھی کانوں تک اُٹھاتے۔ اَپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑتے، اَپنی کمر جھکاتے نہ تو سر مبارک پیٹھ سے اونچا ہوتا اور نہ نیچا، بلکہ پیٹھ کی سیدھ میں بالکل برابر ہوتا، اور دونوں ہاتھ اَپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے : [صحیح بُخاری : 735 اور 828 ، صحیح مُسلم : 865 ، سُنن ابی داؤد : 734]

12 رسولُ اللہ ﷺ سے رکوع میں درج ذیل دُعائیں ثابت ہیں۔ لہٰذا اِن میں سے کوئی ایک دُعا کم از کم 3- مرتبہ یا تمام ہی پڑھ لیں : [المُصنف لابن ابی شیبة : 2571 ، 225/1]

I رسولُ اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھنے کا حکم دیتے : سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ﴿ پاک ہے میرا ربِ عظیم۔﴾ : [صحیح مُسلم : 1814 ، سُنن ابی داؤد : 869 ، سُنن ابن ماجہ : 887]

II رسولُ اللہ ﷺ اَپنے رکوع اور سجدوں، دونوں میں ہی یہ دُعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے : سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمۡدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! اَے رب ہمارے ! تو پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ، اَے اللہ ﷻ ! میری مغفرت فرمادے۔﴾ : [صحیح بُخاری : 794 ، صحیح مُسلم : 1085]

III سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِ ﴿ ہر بُرائی سے بالکل پاک، تمام نقائص سے بالکل پاک اور بابرکت، ملائکہ اور روح کا رب۔﴾ : [صحیح مُسلم : 1091]

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا ''سُنّت قومہ'' [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود ''صحیح اَحادیث'' کی روشنی میں]

13 رسولُ اللہ ﷺ رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اور کبھی کانوں تک اُٹھاتے اور یہ دُعا پڑھتے : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ ﴿ اللہ ﷻ نے سن لی اُس کی (فریاد) جس نے (بھی) اُس کی حمد بیان کی، اَے رب ہمارے ! اور حمد تیرے ہی لئے ہے۔﴾ : [صحیح بُخاری : 735 ، صحیح مُسلم : 861 اور 865]

نوٹ : اَفضل یہی ہے کہ مقتدی بھی نماز میں امام کے پیچھے یہ دُعا پوری ہی پڑھے : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ [المُصنف لابن ابی شیبة : 2600 ، 227/1]

14 رسولُ اللہ ﷺ کے پیچھے ایک آدمی نے پڑھا : رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ حَمۡدًا كَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیۡهِ ﴿ اَے رب ہمارے ! اور حمد تیرے لئے، حمد بہت زیادہ پاک و مبارک۔﴾

اِس پر رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا : '' میں نے 30 سے زیادہ فرشتوں کو اِسکا ثواب لکھنے میں جلدی کرتے اور ایک دوسرے پہ سبقت لیتے ہوئے دیکھا ہے۔'' : [صحیح بُخاری : 799]

15 قومہ میں ہاتھ سیدھے چھوڑنے پر اُمت کا عملی تواتر اور اجماع ہے۔ بلکہ ارکانِ نماز میں ہاتھوں کی سنت حالت بتانے والی حدیث میں بھی اِسکا اِشارہ ملتا ہے : [سُنن نسائی : 890]

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا ''سُنّت سجدہ'' [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود ''صحیح اَحادیث'' کی روشنی میں]

16 رسولُ اللہ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدے کیلئے جھکتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی ناک، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔ مزید فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھو (بلکہ) اَپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھو : [صحیح بُخاری : 803 اور 812، صحیح مُسلم : 868 ، سُنن ابی داؤد : 840]

نوٹ : سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے والی حدیث کی سند شریک بن عبداللہ قاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف، اور اُسکے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں : [سُنن ابی داؤد : 838]

17 رسولُ اللہ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی، زمین پر (خوب) جما کر رکھتے، اَپنے بازوؤں کو اَپنے پہلو سے دور رکھتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر (زمین) پر رکھتے۔ اور کبھی اَپنی دونوں ہتھیلیوں کو اَپنے کانوں کے برابر رکھتے۔ اور سجدے میں اَپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تو نہ تو اُنھیں بچھاتے اور نہ (بہت) سمیٹتے۔ اور آپ ﷺ اَپنے پاؤں کی اُنگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے اور پاؤں کی دونوں ایڑیاں ملا لیتے تھے : [صحیح بُخاری : 828 ، صحیح مُسلم : 1105 ، سُنن ابی داؤد : 730 اور 734 ، سُنن نسائی : 890 ، صحیح ابنِ خُزیمہ : 654]

18 رسولُ اللہ ﷺ حکم فرماتے : ''سجدے میں اعتدال کرو، کتے کی طرح بازو نہ بچھاؤ، اَپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں اُٹھا لو۔'' [صحیح بُخاری : 822 ، صحیح مُسلم : 1104]

نوٹ : اِس صحیح حدیث کے واضح حکم کے تحت عورتیں بھی سجدوں میں بازو نہ بچھائیں۔ مزید یہ کہ مردوں اور عورتوں کی نماز کے طریقے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اِس ضمن میں جتنی بھی روایات

پیش کی جاتی ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں جبکہ صحیح حدیث میں واضح حکم ہے: " نماز اُس طرح پڑھو جس طرح مجھ (**مُحمّد** ﷺ) کو پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔" [صحیح بُخاری : 631]

19 رسولُ اللہ ﷺ سے سجدوں میں درج ذیل دُعائیں ثابت ہیں۔ لہذا اِن میں سے کوئی ایک دُعا کم از کم 3- مرتبہ یا تمام ہی پڑھ لیں : [المُصنف لابن ابی شیبة : 2571 ، 225/1]

I رسولُ اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھنے کا حکم دیتے : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ﴿ پاک ہے میرا ربِ اعلیٰ۔ ﴾ : [صحیح مُسلم : 1814 ، سُنن ابی داؤد : 869 ، سُنن ابن ماجه : 887]

II سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ III سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓائِكَةِ وَالرُّوْحِ [اِن دُعاؤں کا حوالہ اور ترجمہ "صحیح رکوع" والے حصّہ میں دیکھ لیں]

نمازِ مُحمّدی ﷺ کے "سُنّت جلسے" [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود "صحیح اَحادیث" کی روشنی میں]

20 رسولُ اللہ ﷺ تکبیر کہہ کر سجدے سے سر مبارک اُٹھاتے اور (جلسہ میں) اَپنا بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جایا کرتے تھے : [صحیح بُخاری : 827 ، سُنن ابی داؤد : 730]

21 رسولُ اللہ ﷺ جلسہ میں یہ دُعا پڑھتے : رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ﴿ اَے رب! مجھے بخش دے۔ ﴾ : [سُنن ابی داؤد : 874 ، سُنن نسائی : 1146 ، سُنن ابن ماجه : 897]

نوٹ : رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی بالکل صحیح ہے : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور میری رہنمائی فرما، اور مجھے عافیت میں رکھ، اور مجھے رزق عطا فرما دے۔ ﴾ : [صحیح مُسلم : 6850 ، المُصنف لابن ابی شیبة : 8838 ، 266/2]

22 رسولُ اللہ ﷺ دوسرے سجدے کے بعد بھی بیٹھنے (یعنی **جلسہِ استراحت**) کو نہ صِرف نماز کے سکون کا حصّہ قرار دیتے، بلکہ اُسکا حکم بھی فرمایا کرتے : [صحیح بُخاری : 6251]

23 رسولُ اللہ ﷺ طاق رکعتوں میں **جلسہِ استراحت** کے بعد زمین پر دونوں ہاتھ رکھ کر اعتماد کرتے ہوئے اَگلی رکعت کیلئے اُٹھا کرتے تھے : [صحیح بُخاری : 823 اور 824]

نمازِ مُحمّدی ﷺ کا "سُنّت تشھد" [مستند کتبِ اَحادیث میں موجود "صحیح اَحادیث" کی روشنی میں]

24 رسولُ اللہ ﷺ جب بھی تشہد کیلئے بیٹھتے تو آپ ﷺ اَپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھتے کبھی دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے۔ پھر دائیں انگوٹھے کو درمیانی اُنگلی سے ملا کر حلقہ بناتے۔ آپ ﷺ اَپنی شہادت کی اُنگلی کو تھوڑا سا جھکا دیتے اور اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اِسکے ساتھ تشہد میں دُعا کرتے اور اُنگلی کو (آہستہ آہستہ) حرکت بھی دیتے اور اِس کی طرف دیکھتے رہتے تھے : [صحیح مُسلم : 1308 اور 1310 ، سُنن ابی داؤد : 991 ، سُنن نسائی : 1161 ، 1162 اور 1269 ، سُنن ابن ماجه : 912]

نوٹ : لَا اِلٰهَ پہ اُنگلی اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰه پر رکھ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اِسکے برعکس صحیح اَحادیث سے یہ ثابت ہوا کہ مکمل تشہد میں حلقہ بنا کر شہادت کی اُنگلی مسلسل اُٹھائی جائے۔

25 رسولُ اللہ ﷺ تشہد میں درج ذیل دُعا کو بالکل قرآن کی طرح تاکیداً سکھایا کرتے تھے : اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴿ اللہ ﷻ کے ہی لئے ہیں تمام تحفے (زبانی عبادتیں)، اور نمازیں (بدنی عبادتیں)، اور پاک چیزیں (مالی عبادتیں)۔ سلام ہو اَے نبی ﷺ ! آپ ﷺ پر اور اللہ ﷻ کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ ﷻ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ ﷻ کے اور گواہی دیتا ہوں **مُحمّد** ﷺ اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔ ﴾ : [صحیح بُخاری : 1202 ، صحیح مُسلم : 897]

26 رسولُ اللہ ﷺ آخری تشہد میں بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے سے باہر نکال کر بائیں کولہے پر بیٹھ جاتے، اور دائیں پاؤں کا پنجہ قبلہ رُخ کر لیتے : [صحیح بُخاری : 828]

27 رسولُ اللہ ﷺ تشہد کیلئے یہ درود شریف بھی سکھایا کرتے : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ، وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! رحمتیں بھیج **مُحمّد** ﷺ پر اور آلِ **مُحمّد** ﷺ پر جیسا کہ تو نے رحمتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اَے اللہ ﷻ ! برکتیں نازل فرما **مُحمّد** ﷺ پر اور آلِ **مُحمّد** ﷺ پر جیسا کہ تو نے برکتیں بھیجیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ ﴾ : [صحیح بُخاری : 3370 ، صحیح مُسلم : 908]

28 رسولُ اللہ ﷺ تشہد میں اِس دُعا کا حکم فرماتے : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور زندگی اور موت کے فتنے سے، اور مسیح دجال کے شریر فتنے سے۔ ﴾ : [صحیح مُسلم : 1324]

29 رسولُ اللہ ﷺ کی اکثر اوقات میں دُعا اِنھی الفاظ میں ہی ہوا کرتی تھی : اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿ اَے اللہ ﷻ ! اَے رَب ہمارے ! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی، اور بچا لے ہمیں (دوزخ کی) آگ کے عذاب سے۔ ﴾ : [صحیح بُخاری : 6389 ، صحیح مُسلم : 6840]

نوٹ : رسولُ اللہ ﷺ نے اِن دُعاؤں کے علاوہ بھی کوئی اور دُعا جو قرآن و سنت سے ثابت ہو پڑھنے کی اِجازت مرحمت فرمائی ہے : [صحیح بُخاری : 835 ، صحیح مُسلم : 897]

30 رسولُ اللہ ﷺ دُعا کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف، اِنھی اَلفاظ کے ساتھ سلام پھیر کر **نمازِ مُحمّدی** ﷺ مکمل فرماتے تھے : اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ ﴿ تم پر سلام اور اللہ ﷻ کی رحمت ہو ﴾ : [صحیح بُخاری : 838 ، صحیح مُسلم : 1315 ، جامع ترمذی : 295 ، سُنن ابی داؤد : 996 ، سُنن نسائی : 1320 ، سُنن ابن ماجه : 914]

آخری نصیحت

زید تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے : سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کا رکوع اور سجدے (**نمازِ مُحمّدی** ﷺ کے مطابق) مکمل نہیں ادا کر رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تو نے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تو اِسی طرح پڑھتا رہا تو اُس طریقے پر نہ مرے گا جو اللہ ﷻ نے **مُحمّد** ﷺ کو سکھایا ہے۔" [صحیح بُخاری : 791]